2476

سورۃ فاطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ
الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا
یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ
غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝
وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝

سب تعریف اللہ کے لئے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے فرشتوں کو پیغام بر بنانے والا ہے
جن کے دو دو تین تین چار چار بازو ہیں مخلوق کی بناوٹ میں جو چاہے زیادہ کرسکتا ہے بے شک
اللہ ہر بات پر (ہر طرح) قادر ہے ۝ اللہ بندوں کے لئے جو رحمت کھولتا ہے تو کوئی اس کو بند نہیں
کرسکتا اور جس کو وہ بند کرے تو اس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۝
اے لوگو! تم اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے بھلا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے
جو تم کو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہو اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں پھر تم کہاں کہاں بہکے
چلے جا رہے ہو ۝ اور اگر وہ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو آپ سے پیشتر بہت سے رسول
جھٹلائے گئے اور اللہ ہی کی طرف ہر بات رجوع کرتی ہے (اس کے بس میں ہے) ۝

(۳۵/۱ تا ۴ * ت: ح)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (کنزالایمان)

۱۔ حمد کہتے ہیں کسی کے کمالات اختیاریہ پر اس کی توصیف اور ثنا کرنا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی تمام کمالات اختیاریہ سے موصوف ہے۔ اس لئے حقیقی حمد و ثنا اسی کے لئے سزاوار اور اسی کے لئے مخصوص ہے۔ باقی جہاں کہیں کوئی خوبی اور کمال پایا جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور دین ہے اس لئے جس چیز کی بھی ثنا کی جائے درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی ہی ثنا ہے کہ جس نے اس شخص یا چیز کو اس کمال اور خوبی سے متصف

* یہاں اللہ تعالیٰ کے چند کمالات قدرت کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ کسی چیز کو بغیر کسی پہلے نمونہ کے عدم سے

سے موجود کرنے کو فطر کہتے ہیں۔ **الفطرۃ: الابتداء والاختراع**۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے
جس نے آسمانوں اور زمین کو نیست سے ہست فرمایا ہے ان کا پہلے کوئی نمونہ نہ تھا جس کو دیکھ کر
اس کی نقل اتاری گئی ہو۔ اس کے علم، قدرت اور حکمت کا اندازہ کیوں کر لگایا جا سکتا ہے جس نے
اتنی بڑی کائنات کو یوں آراستہ پیراستہ کر کے تخلیق فرمایا اور اس کی پختگی کا یہ حال ہے کہ ان
گنت سال گزر گئے اس میں کوئی شگاف، کوئی بوسیدگی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی * اللہ تعالیٰ
کی قدرت کا دوسرا کمال یہ ہے کہ اس نے اپنے انبیاء اور رسل تک پیغام رسانی کی خدمت فرشتوں
کے ذمہ لگائی ہے وہ جناب الٰہی سے وحی لے کر انبیاء و رسل تک پہنچاتے ہیں (اور) فرشتے اس خدمت
کو اس حسن و خوبی سے انجام دے رہے ہیں کہ خیانت و غفلت کا ان کے متعلق گمان تک نہیں کیا جا
* اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے احکام تکوینیہ کی تنفیذ بھی ان کا کام ہے اس لئے ہر فرشتے کو اس کی
ذمہ داریوں کے پیش نظر مختلف درجہ کی قوت ارزانی فرمائی گئی ہے۔ کسی کو دو، کسی کو تین، کسی کو چار،
بخشے گئے ہیں بعض جلیل القدر فرشتے ایسے بھی ہیں جنہیں اس سے بھی زیادہ پر عنایت کئے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے (مسلم بروایت حضرت
ابن مسعودؓ) * اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو دوسری مخلوق پر صباحت، قوت، حسن، علم اور دیگر بے شمار کمالات
میں جس طرح چاہتا ہے برتری بزرگی عطا فرماتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ضیاء القرآن)
۲۔ اللہ تعالیٰ جو رحمت یعنی بارش رزق اور سلامتی بندوں کے لئے بھیجے تو اس کی رحمت کا
کوئی روکنے والا نہیں اور جس رحمت کو وہ بند کر دے سو اس کے بند کرنے کے بعد کوئی اس رحمت
کا جاری کرنے والا نہیں۔ اور وہ بند کرنے پر غالب اور جو چھوڑی ہے وہ اس کی حکمت والا ہے (تفسیر
۳۔ اے لوگو! (یعنی اے اہل مکہ) یاد کرو اللہ کی نعمتوں کو جو تم پر کی ہیں۔ اللہ نے تم کو حرم کا
باشندہ بنایا کہ حرم کی وجہ سے کوئی تم کو لوٹ نہیں سکتا۔ اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کا فرش
بچھایا۔ آسمان کی چھت بغیر ستونوں کے قائم کی۔ تم کو عدم سے وجود میں لایا۔ رزق کے دروازے
تمہارے لئے کھول دیئے جن کو کوئی بند نہیں کر سکتا تو پھر کیا اللہ کے سوا تمہارا کوئی پیدا کرنے والا

جو آسمان و زمین سے تم کو رزق دیتا ہے۔ یعنی آسمان سے بارش برساتا اور زمین سے سبزہ اگاتا ہے
استفہام انکاری ہے یعنی اللہ کے سوا تمہارا کوئی خالق و رزاق نہیں ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں
(سو شرک کرنے) تم کہاں جا رہے ہو یعنی جب تم کو اعتراف ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق و رزاق نہیں
تو پھر کس وجہ سے توحید سے لوٹ کر شرک کی طرف جا رہے ہو (تفسیر مظہری)

ہو۔ اگر کفار اس پر مصر ہیں کہ وہ تمہاری تکذیب سے باز نہیں آتے تو اے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآ
غم نہ کھائیے بلکہ صبر کیجئے کیونکہ تمہارے پہلے رسل کرام کی بھی تکذیب ہوئی حالانکہ وہ بھی بہت
عزت والے اور کثیر التعداد تھے۔ تم سے پہلے تو انہوں نے صبر کیا تو کامیاب ہوئے اور صرف اللہ
کی طرف تمام امور لوٹائے جائیں گے ☆ تو وہی سب کو جزا و سزا دے گا یعنی صابر کو صبر کی اور تکذیب
کرنے والے کو تکذیب کی۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ⊙ فاطر: عدم کو مٹا کر وجود میں لانے والا، نیست سے ہست کرنے والا، مبدع یعنی بغیر
نمونہ و مثال کے عدم محض سے عالم وجود میں لانے والا ⊙ أَجْنِحَة : پر، بازو ⊙ مُمْسِكَ : روکنے وا
بند کرنے والا۔ یعنی کوئی روکنے اور بند کرنے والا نہیں ⊙ تُؤْفَكُونَ : تم پلٹائے جاتے ہو ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ سورہ فاطر کا مکی دور میں نزول ہوا۔ محققین کے نزدیک سورہ سبا اور سورہ
فاطر کے ادوار نزول قریب ہیں۔ سورہ فاطر کی شہرت سورہ ملائکہ سے بھی ہے کیونکہ
سورہ کی پہلی آیت کریمہ میں یہ دونوں لفظ ارشاد ہوئے ہیں۔ سورہ فاطر میں پینتالیس ۴۵
آیتیں ہیں۔ نو سو ستر ۹۷۰ کلمات اور تین ہزار ایک سو تیس ۳۱۳۰ حروف ہیں۔ پانچ رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ٥ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ
لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ ٦ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ٧ ع اَفَمَنْ
زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ط فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ صلے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ ٨ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى
بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ ٩

اے لوگو! (یاد رکھو) یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دھوکہ میں نہ ڈال دے تمہیں یہ دنیوی زندگی اور نہ فریب میں مبتلا کر دے تمہیں اللہ کے بارے میں وہ بڑا فریبی ۝ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے (اپنا) دشمن سمجھا کرو وہ فقط اس لئے (سرکشی کی) دعوت دیتا ہے اپنے گروہ کو تاکہ وہ جہنمی بن جائیں ۝ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ۝ پس کیا وہ شخص جس کے لئے مزین کر دیا گیا ہے اس کا برا عمل اور وہ اس کو خوبصورت نظر آتا ہے (اس کا تو آپ آزردہ کیوں ہوں) بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے پس نہ گھلے آپ کی جان ان کے لئے فرطِ غم سے بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے جو (کرتوت) وہ کیا کرتے ہیں ۝ اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو وہ اٹھا لاتی ہیں بادل کو پھر ہم لے جاتے ہیں بادل کو مردہ شہر کی طرف پھر ہم زندہ کر دیتے ہیں اس بادل (کے مینہ) سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد۔ یونہی (انہیں) قبروں سے اٹھایا جائے گا

(ض: ت * ۹۰۵/۳۵)

۵: "اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے" قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کئے کی جزا بے شک ملے گی "تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی" کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ "اور ہرگز تمہیں اللہ کے حلم پر فریب

نہ دے وہ بڑا فریبی" یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھاؤ اللہ تعالیٰ حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ بے شک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ و عمل صالح سے روکتا ہے اور گناہ و معصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو (کنز الایمان حاشیہ)

6۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم سے اس کی عداوت پرانی ہے اور برابر چلی آ رہی ہے۔ اس لئے تم اس کو اپنا دشمن ہی یقین کرو اپنے تمام احوال میں اس کے وسوسہ سے بچتے رہو اس کا کہا نہ مانو اس کی مرضی کے خلاف محض اللہ کی اطاعت کرو۔ محبت کا تقاضہ ہے کہ محبوب جس کام کو پسند کرے وہی کیا جائے تاکہ اس کی رضامندی حاصل ہو اور دشمنی کا تقاضا ہے کہ جو کام دشمن کو پسند ہو وہ نہ کیا جائے اور اس کو غصہ کی آگ میں جلایا جائے۔ شیطان تو بس اپنے گروہ کو (یعنی اپنا اتباع کرنے والے آدمیوں کو گناہوں، اتباع خواہشات اور دنیا کی طرف میلان رکھنے کی) دعوت دیتا ہے تاکہ وہ دوامی جہنمی ہو جائیں یعنی اس کی عداوت کا ثمرہ یہ ہے کہ انسانوں کو جہنمی بنانا اس کا مقصد ہے۔

7۔ جنہوں نے (اللہ کا) انکار کیا (اور شیطان کی پیروی کی) ان کے لئے شدید عذاب ہے اور جنہوں نے (اللہ کو) مانا اور نیک کام کئے (اور شیطان کی مخالفت کی) ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔ (تفسیر مظہری)

8۔ یہاں سے شیطان کے فریب کا ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے فریب دیئے ہوئے ایسے بھی ہیں کہ بری باتوں کو اچھا سمجھتے ہیں بت پرستی کو نجات کا باعث جانتے ہیں پیغمبر کی عداوت کو ثواب سمجھتے ہیں معاذ اللہ انسان جب ایسا تیرہ باطن ہو جاتا ہے تو اس پر تاریکی ضلالت کے ایسے بڑے گہرے پردے پڑ جاتے ہیں * فرماتا ہے بھلا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے کہ جس کو خدا ان اندھیریوں کی موجوں سے نکال کر روشنی میں لایا ہو اس کو نیک و بد میں کامل تمیز ہو۔ ہرگز دونوں برابر نہیں پس ایسی حالت میں بجز مایوسی کے اور کچھ نہیں اس لئے فرماتا ہے کہ "اللہ ہی اگر چاہے تو ہدایت ہو سکتی ہے اور اگر وہ نہ چاہے تو اسی گمراہی میں پڑا رہنے دے۔ اس پر

2481

(التف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ جب انسان کی یہ حالت ہے تو آپ ان پر افسوس ہو کر نہ گھلا

۹۔ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بارش سے زمین کو سیراب کرتے ہیں پھر ہم اس کے ذریعہ سے بنجر زمین کو آباد کرتے ہیں اسی طرح تم زندہ کئے جاؤ گے اور قبروں سے نکالے جاؤ گے ۔ (التفسیر ابن عباس رض)

لغوی اشارے ○ تَغُرَّنَّکُمْ : وہ تم کو بہکا دے ، وہ تم کو فریب دے ○ اَلْغُرُوْرُ : دھوکہ دینے والا ، جھوٹی امید دلانے والا ۔ مال ہو یا دنیا یا خواہش نفس یا شیطان ○ حِزْبَہٗ : اس کا گروہ ، اس کی جماعت ○ تَذْهَبُ : وہ جاتی ہے ، وہ جاتے ہیں ○ یَصْنَعُوْنَ : وہ بناتے ہیں کرتے ہیں (الخ

تفہیمی خلاصہ ○ آیت افمن زین لہ الخ کے نزول سے متعلق جبیر نے بواسطہ ضحاک حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ الٰہ العالمین اپنے دین کو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ سے عزت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رض کو ہدایت دی اور ابوجہل کو گمراہ کیا ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱ وَمَا يَسْتَوِى الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ
شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۲

جو شخص عزت کا طلبگار ہے تو عزت تو سب خدا ہی کی ہے اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتے ہیں اور جو لوگ برے برے مکر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر نابود ہو جائے گا ○ اور خدا ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے، پھر تم کو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے بےشک یہ خدا کو آسان ہے ○ اور دونوں دریا (مل کر) یکساں نہیں ہو جاتے۔ یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو ○ (۳۵/۱۰ تا ۱۲ * ت : ج)

۱۰. ”جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے“۔ دنیا و آخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزت دے تو جو عزت کا طلبگار ہو وہ اللہ سے عزت طلب کرے کیوں کہ ہر چیز اس کے مالک سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ ہر روز فرماتا ہے

جسے عزت داری کی خواہش ہو چاہیئے کہ وہ حضرت عزیز جلت عزتہٗ کی اطاعت کرے اور ذریعہ
طلب عزت کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام" یعنی اس کو
محل قبول و رضا تک پہنچاتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمہ طیبہ کلمہ توحید و تسبیح و تحمید و تکبیر وغیرہ
جیسا کہ حاکم و بیہقی نے روایت کیا ہے حضرت ابن عباس نے کلم طیب کی تفسیر ذکر سے فرمائی ہے اور بعض
مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔ "اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے" نیک
کام سے مراد وہ عمل و عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمہ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ
کہ عمل بے توحید و ایمان مقبول نہیں یا یہ معنی کہ عمل صالح کو اللہ تعالیٰ رفعت قبول عطا فرماتا ہے
یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک کرنے والے کا رتبہ بلند کرتا ہے تو جو عزت چاہے اس کو لازم ہے کہ
نیک عمل کرے "اور وہ جو برے داؤں کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے" مراد ان
مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنہوں نے دار الندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے۔ "اور انہیں کا مکر
برباد ہوگا" اور وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہوئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ان کے شر سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے
قتل بھی کئے گئے اور مکہ مکرمہ سے نکالے بھی گئے۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بذریعہ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیا پھر تمہیں تمہارے آباء کے نطفہ سے
پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ پورا یا
ادھورا جنتی ہے مگر سب کچھ اس کی اطلاع اور اجازت سے ہوتا ہے اور نہ کسی عمر والے کو عمر
دی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر یہ سب لوحِ
محفوظ میں لکھا ہوتا ہے بغیر کتابت کے بھی ان تمام امور کا محفوظ رکھنا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ (
۱۲۔ اور دونوں سمندر برابر نہیں ہیں (بلکہ) ایک تو شیریں ہے پیاس بجھانے والا جس کا
پینا خوشگوار ہے اور دوسرا شور تلخ ہے۔ یہ مومن و کافر کی مثال ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ

قدرت کاملہ کا بیان کیا گیا ہے کہ ایک ہی جنس سے اللہ نے مختلف الخواص دو چیزیں پیدا کی ہیں ✫ اور تم ہر ایک سمندر سے نکال کر تازہ گوشت یعنی مچھلیاں کھاتے ہو ۔ یہ جملہ یا تو دونوں سمندر کی صفت ہے جس کو ذیلی طور پر بیان کیا گیا ہے یا ذیلی صفت نہیں ہے بلکہ تشبیہ کی تکمیل ہے مطلب اس طرح ہوا کہ جس طرح دونوں سمندر بعض فوائد میں مشترک ہونے کے باوجود ایک جیسے نہیں ہیں پانی کا جو اصل مقصد ہے اس کے لحاظ سے دونوں میں بڑا فرق ہے اسی طرح مومن و کافر بعض خواص انسانی میں مشترک ہونے کے باوجود تخلیق انسانی کے اصل مقصد یعنی معرفت رب اور عبادت الٰہیہ میں برابر نہیں ہیں ✫ اور (نیز) زیور (یعنی موتی مونگے) تم نکالتے ہو جس کو پہنتے ہو یعنی نمکین سمندر سے نکالتے ہو شیریں سمندر سے موتی مونگے نہیں نکلتے بعض اہل علم نے کہا شیریں سمندر سے بھی موتی نکلتے ہیں اس طرح کہ شور سمندر میں شیریں پانی کے کچھ چشمے ہوتے ہیں ان چشموں کا پانی شور سمندر میں آمیختہ ہو جاتا ہے ✫ اور دریا میں (آتی جاتی) پانی چیرتی ہوئی کشتیاں تم کو نظر آتی ہیں تاکہ (ان کے ذریعہ سے) تم خداداد روزی ڈھونڈو اور (اللہ) کا شکر

(تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊕ یُرِیْدُ : وہ چاہتا ہے ○ یَصْعَدُ : چڑھتا ہے پہنچتا ہے ○ اَلْکَلِمُ جمع : کلمہ الکلم الطیب سے اس جگہ مراد ہے تہلیل، تسبیح، تکبیر، استغفار، تلاوت قرآن، دعا امام رازی نے لکھا ہے جس کلام میں اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے واسطے ہو جیسے وعظ نصیحت وغیرہ سب اس داخل ہے ○ یَبُوْرُ : ہلاک ہو جاتا ہے، کاسد ہو جاتا ہے ○ یُنْقَصُ : نہیں کم کیا جاتا ہے ○ (ل ق

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ لا وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے
كُلٌّ يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِهٖ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝١٣ ط إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَآءَكُمْ ج
وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ط وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا
يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝١٤ ع يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ إِلَى اللّٰهِ ج وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيدُ ۝١٥ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝١٦ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ ۝١٧ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ط وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبٰى ط إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَمَنْ تَزَكّٰى
فَإِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ط وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ۝١٨

رات لاتا ہے دن کے حصہ میں اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں اور اس نے کام میں لگائے سورج اور چاند
ہر ایک، ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں
تم پوجتے ہو دانہ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں ○ تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور بالفرض
سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کر سکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے
اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ○ اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز
سب خوبیوں سے سراہا ○ وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ
دشوار نہیں ○ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی
اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار
ہو اے محبوب تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھیں
اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ○

(فاطر ۳۵/۱۳ تا ۱۸ ✱ ت: ک)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اس سے رات کے بعض اجزاء کا دن میں اور دن کے
بعض اجزاء کا رات میں داخل ہونا مراد ہے۔ پھر ایک گھٹتا ہے تو دوسرا بڑھتا ہے جیسے اب

اور ضعیف ہی ہوتا ہے اور تابع کیا سورج اور چاند کو یعنی اپنے حکم کے تابع بنایا ۔ ہر ایک یعنی سورج
اور چاند اپنی حرکت خاصہ اور حرکت قسریہ علی المدارات الیومیہ سے چلتا ہے ۔ تعداد ایام سال ہمیشہ
جاری ہوتا ہے ۔ وقت مقررہ تک جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے قیامت تک مقرر فرمایا قیامت کے
قیام پہ ان کی حرکت ختم ہو جائے گی ۔ وہ معبود ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کے ملکوں کا مالک
ہے ۔ لہٰذا اس کو پہچانو اسی کی عبادت کرو اور اسی کے احکام کی تعمیل کرو اور جنھیں تم پکارتے اور
عبادت کرتے ہو (تمہارا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت سے متجاوز ہوتے ہو) چھلکے کا بھی مالک
۱۴ ۔ اگر تم ان بتوں کو اعانت اور دفع ضرر کے لئے پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں کیوں کہ
وہ پتھر ہیں اور پتھر ہی سماع کیا اس تمہیں کوئی جواب نہ دے سکیں گے کیوں کہ ان کی زبان ہی
نہیں تو بولیں گے کیا یا وہ تمہاری التماس کو پورا نہ کر سکیں گے کیوں کہ نفع دینے سے بالکل
عاجز ہیں اس لئے کہ جو اپنے لئے نفع دینے کا مالک نہیں وہ دوسرے کو کیا نفع دے گا ۔ اور
قیامت میں تمہارے شرک کا انکار کریں گے اور کہیں گے (تم تو ہماری پرستش نہیں کرتے تھے)
اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اس امر کا تمہیں کوئی ~~مخبر~~ مخبر خبر نہ دے گا جیسے ہم
اس مخبر نے خبر دی ہے اس سے حق تعالیٰ مراد ہے کیوں کہ وہ امور کنہ کو جانتا ہے (روح البیان)
۱۵ ۔ اے لوگو ! تم اپنے وجود میں اپنی بقا میں اپنی نشو و نما میں غرضیکہ دونوں جہاں کی زندگی کے
ہر ہر قدم پر اس کے فضل و کرم کے محتاج ہو ۔ اگر وہ آنکھ جھپکنے کی دیر یا اس سے بھی کم کے لئے
اپنی نگاہ لطف پھیر لے تو تمہیں موت آ جائے ۔ تم سب اس کے محتاج ہو اور وہ بے نیاز ہے
کوئی اس کی تعریف نہ بھی کرے تب بھی وہ سب خوبیوں والا ہے (ضیاء القرآن)
۱۶ ۔ اے لوگو ! اگر وہ چاہے تو تم سب کو ناپید کر کے کوئی دوسری قوم لے آئے
۱۷ ۔ یہ کام اس کے لئے ذرا بھی مشکل نہیں (تفسیر ابن کثیر)
۱۸ ۔ اور کوئی خوشی سے کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن زبردستی دوسرا اس پر لادنا چاہے گا یا
یہ کہ کسی کو دوسرے کے گناہ میں نہیں پکڑا جائے گا یا یہ کہ کسی انسان کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں دیا جائے گا

اور اگر کوئی گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا کسی کو اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے گا بھی تو اس کے سننے والوں سے کچھ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ وہ شخص قرابت دار یعنی ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہو۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا ڈرانا تو ایسے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے جو بغیر دیکھے اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو توحید کا قائل ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے اور اپنے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے تو ان تمام خوبیوں کا ثواب اسی کی ذات کو پہنچتا ہے اور آخرت میں سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ)

لغوی اشارے ○ يُولِجُ : وہ داخل کرتا ہے ○ يَجْرِي : چلتا ہے ○ مُسَمًّى : مقرر کردہ ○ قِطْمِيرٍ : وہ باریک چھلکا جو گٹھلی پر ہوتا ہے یا وہ باریک ڈورا جو کھجور کی گٹھلی کے شگاف میں ہوتا ہے ○ وَازِرَةٌ : پشت پر بوجھ اٹھانے والا شخص ○ مُثْقَلَةٌ : وہ نفس جس پر (گناہوں کا) بار ہوگا ○ يَخْشَوْنَ : وہ ڈرتے ہیں ○ يَتَزَكّٰى : پاک ہوتا ہے ○ (لغات القرآن)

2488

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ ۱۹ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ ۲۰ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ
۝ ۲۱ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ
اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ ۲۲ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝ ۲۳ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ ۲۴ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ
الْمُنِيْرِ ۝ ۲۵ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ ۲۶ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ
جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ ۲۷

برابر نہیں ہو سکتے اندھا اور آنکھوں والا ۝ اور نہ اندھیریاں اور روشنی (برابر ہیں) ۝ اور نہ سایہ
اور نہ دھوپ (برابر ہیں) ۝ اور برابر نہیں زندے اور مردے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سنواتا
اور قبر کے مردوں کو تو آپ سنا نہیں سکتے ۝ آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں ۝ (اے محبوب) ہم
ہم نے آپ کو دین حق دے کر خوشی اور ڈر سنانے کو بھیجا ہے اور کوئی فرقہ ایسا نہیں کہ جس میں
کوئی نذیر نہ آیا ہو ۝ اور اگر وہ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو ان سے پہلے بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے
پاس بھی ان کے رسول نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ۝ پھر میں نے منکروں کو
پکڑ لیا پھر میری ناراضی کا انجام (دیکھا) کیسا ہوا میرا عذاب ۝ (اے بندے) کیا تو نے اس بات
کو نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے مختلف رنگ کے پھل پیدا کیے اور پہاڑوں
میں مختلف رنگتوں کے کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور کالے بھجنگ ہیں ۝ (۳۵/۱۹ تا ۲۷ * ت: ح)

۱۹۔ "اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا" یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن۔

۲۰۔ "اور نہ اندھیریاں" یعنی کفر "اور اجالا" یعنی ایمان۔

۲۱۔ "اور نہ سایہ" یعنی حق اور جنت۔ "اور نہ تیز دھوپ" یعنی باطل اور دوزخ (کنز الایمان حاشیہ)

۲۲۔ یہ مومن و کافر کی تمثیل بلیغ ہے اسی لئے فصل کر دوبارہ لایا گیا ہے۔ وجہ تمثیل یہ ہے کہ مومن وہ ہے جو اپنی حیات سے نفع پاتا ہے کیونکہ مومن کا ظاہر ذکر اور باطن فکر ہے اور کافر کا ظاہر بیکار اور باطن باطل۔ * "بے شک اللہ تعالیٰ سناتا ہے"۔ اس سے وہ کلام مراد ہے جس سے فہم اور وعظ کا قبول کرنا ہو اور یہ دل کی زندگی سے ہوتا ہے "جسے سنانا چاہے" تو وہ تمہارے اندازے سے زیادہ نفع پاتا ہے۔ "اور تم قبر والوں کو نہیں سنانے والے"۔ یہ کلام تو تشبیہ ہے کفر پر اصرار کرنے والوں کی اموات سے تمثیل ہے اور حضور علیہ السلام کو ان سے پورے طور پر نا امیدی کا بیان ہے

۲۳۔ "تم تو صرف کافروں کو دوزخ کے عقاب سے ڈرانے والے ہیں اور ان کو سنانا تمہاری ذمہ داری میں داخل نہیں اور نہ ہی آپ مہر شدہ قلب والوں پر قرآن پہنچانے کے ذمہ دار ہیں کیونکہ یہ تو بمنزلہ مردوں کے ہیں"۔ ([illegible])

۲۴۔ بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یا کہ ہم نے آپ کو اس دین حق کے ساتھ بھیجا ہے یعنی اسلام یا قرآن۔ درانحالیکہ آپ اہل ایمان کو بہشت کی خوشخبری سناتے ہیں اور کافروں کو دوزخ کا ڈر سنانے والے ہیں اور سابقہ امتوں میں سے کوئی ایسی امت نہیں یا گزشتہ زمانے میں کوئی نبی ایسے نہیں گزرا (کہ) اس زمانہ یا امت میں ڈرانے والا ہے یا نبی یا عالم دین جو انہیں ڈر سنایا کرتے (روح البیان)

۲۵۔ اور اے محبوب نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر وہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں (تو آپ اس کا رنج نہ کریں اور ان کی طرف سے اذیت رسانی پر صبر کریں جس طرح آپ سے پہلے انبیاء نے صبر کیا۔) کیونکہ ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی جب ان کے پیغمبر کھلے کھلے معجزات اور صحیفے اور روشن کتاب کے ساتھ ان کے پاس پہنچے تھے۔

۲۶۔ پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ دھرا سو (دیکھ لو) میرا کیسا عذاب ہوا۔ (تفسیر مظہری)

۲۷۔ اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش برسائی پھر ہم نے اس پانی سے مختلف اقسام کے تلخ اور شیریں پھل پیدا کئے اسی طرح پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں

2490

اور پہلوؤں کی رنگتوں کی طرح کچھ سفید ہیں اور کچھ سرخ اور کچھ بہت گہرے سیاہ ہیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ یَتَشَوّٰی : (منفی) وہ برابر ہیں ۞ حَرُوْرُ : لو، دھوپ، گرم ہوا ۞ خَلَا : وہ گزرا، وہ ہوچکا ۞ اَلْوَانُھَا : اس کے رنگ۔ اس کی رنگتیں ۞ جُدَدٌ : راستے، گھاٹیاں ۞ (ل

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ ٢٨ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ۝ ٢٩ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ ٣١ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ ۝ ٣٢

اور انسانوں، چارپایوں اور جانوروں کے رنگ بھی اسی طرح جدا جدا ہیں۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی (پوری طرح) اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب، بہت بخشنے والا ہے ۝ بے شک جو (غور و تدبر سے) تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے رازداری سے اور اعلانیہ، وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔ تاکہ اللہ انہیں پورا پورا اجر عطا فرمائے اور مزید اضافہ کرے ان کے اجر میں اپنے فضل سے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے ۝ اور جو کتاب بذریعہ وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے وہی سراسر حق ہے وہ تصدیق کرتی ہے جو پہلی کتابوں کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے سارے احوال سے باخبر ہے (اور) دیکھنے والا ہے ۝ پھر ہم نے وارث بنایا اس کتاب کا ان کو جنہیں ہم نے چن لیا تھا اپنے بندوں سے پس بعض ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض درمیانہ رو ہیں اور بعض سبقت لے جانے والے ہیں نیکیوں میں اللہ کی توفیق سے یہی (اللہ تعالیٰ کا) بہت بڑا فضل (وکرم) ہے ۝ (۳۵/ ۲۸ تا ۳۲ * ت: ض)

۲۸۔ اور بعض لوگوں اور جانوروں سے اور چوپایوں سے (اس سے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری مراد ہیں) ان کے بعض وہ ہیں کہ ان کے رنگ مختلف ہیں کہ بعض سفید ہیں بعض سرخ اور بعض سیاہ (اختلاف ثمار وجبال کی طرح) بے شک اللہ تعالیٰ سے وہ بندے ڈرتے ہیں جو علماء ہیں کیوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی قدرت

کو نہیں جانتا کہ وہ اشیاء کو پیدا کرتا ہے اور نہ ہی اسے معلوم ہو کہ وہ ایک شے کو دوسری شے کی طرف کھینچ
سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو کس طرح جانتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے عالمانہ وہ ڈرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو جانتے
ہیں اور اس کی لائق صفات جلیلہ اور اوصاف جلیلہ و افعال جمیلہ کے عالم ہیں کیونکہ خشیت
کا مدار خشیت (حسب ڈر جانے) کی معرفت اور اس کی شانوں کے عالم ہونے پر ہے یہی وجہ ہے کہ جو
اس کو زیادہ جانتا ہے وہ اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔ (روح البیان)

۲۹۔ جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت (مع عمل) کیا کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں
اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں
وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی * جو کتاب اللہ کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہتے ہیں
اور اس کے مضمون و حکم پر عمل بھی کرتے ہیں، پوری رعایت کے ساتھ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ ظاہر اور
پوشیدہ طریقے پر راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں، اطاعت کر کے حصول ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں اور (یہ)
تجارت ایسی کہ جس میں خسارہ ہے نہ تباہی۔

۳۰۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی اجرتیں پوری پوری دے اور اپنی مہربانی سے زیادہ بھی دے * یعنی مذکورہ
افعال وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ ان کے اعمال کا پورا پورا ثواب ان کو عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی سے ثواب اعمال میں اضافہ چند گنا بھی کر دے"۔ بلاشبہ بڑی مغفرت کرنے والا اور
بڑا قدردان ہے" یعنی لغزشوں کو معاف کرنے والا اور طاعتوں کی قدر افزائی کرنے والا ہے۔

۳۱۔ اور جو کتاب (یعنی قرآن مجید) ہم نے وحی کے ذریعہ سے آپ کے پاس بھیجی ہے وہی حق ہے
اور اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے" یعنی عقائد، اصول احکام اور اخبار
میں ان کے موافق ہے۔ "حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پورا باخبر اور دیکھنے
والا ہے" یعنی اشیاء کی ظاہری حالت سے بھی واقف ہے اور اندرونی حقیقت سے بھی۔ اسی
کو حق ہے کہ یہ کتاب آپ کے پاس بذریعہ وحی بھیجے اور اس کو معجزہ بنا دے۔ (

۳۲۔ پھر (اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر قرآن حکیم نازل کرنے کے بعد اس کے یاد رکھنے

اور اس کے لکھنے اور اس کتاب کی تلاوت کرنے کی دولت ان لوگوں کو نصیب فرمائی جن کو ہم نے بار بعید
وہاں اپنے تمام بندوں میں سے پسند کیا یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تو ان میں سے بعض
کبیرہ گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں کہ ان کی نجات شفاعت یا مغفرت وعطاء ہی کے
ساتھ ہو سکتی ہے اور کچھ ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کی نیکیاں اور گناہ دونوں برابر ہیں کہ ان کا معمولی سا حساب
ہو کر پھر ان کی نجات ہو جائے گی اور کچھ ان میں ایسے ہیں جو اللہ کی توفیق سے دنیا میں نیکیوں کی طرف
سبقت کرتے جا رہے ہیں اور آخرت میں جنت عدن کا قرب حاصل کرتے جا رہے ہیں یہ انتخاب
اور اعمال صالحہ میں سبقت اللہ کی طرف سے ان پر بڑا عظیم الشان احسان ہے (تفسیر ابن عباس رض)

لغوی اشارے ۞ دَوَآب : چلنے والے جانور، چار پائے، کیڑے ۞ سِرًّا : چھپی ہوئی بات، بھید
راز ۞ عَلَانِيَةً : ظاہر، آشکارا، کھلم کھلا ۞ تَبُوْر : وہ ہلاک ہوگی، مٹے گی، وہ بگڑے گی ۞ مق
: سیدھے راستے پر قائم ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میں (بہ نسبت تمہارے) اللہ تعالیٰ سے
زیادہ ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی ہوں"۔ ۞ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں علماء کو معلم بناتا ہے اور بعض
سینہ فرماتا ہے ۞ وہ ڈرنے والوں کو بخشنے والا ہے ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم
میں سے زیادہ کون عالم ہے؟ آپ نے فرمایا "جو تم میں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے کیوں کہ علماء
ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ۞ تلاوت، قراءت، درس و تدریس اور اوراد مقررہ سب کو شامل ہے ۞
تلاوت کا کوئی وقت مقرر نہیں جبکہ نماز مقرر وقت پر ادا کی جاتی ہے ۞ غرباء و مساکین کی مالی اعانت
نیکیوں کے کام میں خرچ کرنا ہے ۞ غفور وہ ہے کہ اس (بندوں) سے جو عبودیت میں کوتاہی ہوتی ہے
وہ اسے بخش دیتا ہے۔ شکور کہ فضل ربوبیت کے ساتھ ان کی کوتاہی کے باوجود ان کے عمل کا ثواب دیتا ہے
طاعت، احسان اور تھوڑے کام پر بڑی خوشی و رضا اقسام شکر سے ہیں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے "جب قیامت کا دن ہوگا تو طوق دار نورانی منبر بچھائے جائیں گے ہر ایک منبر کے قریب
نورانی جنتی اونٹنی ہوگی۔ ہر منبر کے قریب اعلان ہوگا قرآن کے حاملین (خدام) کہاں ہیں وہ آئیں

وہ منبروں پر بیٹھیں گے آج انہیں نہ کوئی گھبراہٹ ہوگی نہ غم، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب
سے فارغ ہو جائے گا۔ فراغت کے بعد حکم الٰہی ہوگا کہ ان حاملین قرآن کو ان نورانی اونٹنیوں پر سوار
کرکے بہشت میں لے جاؤ۔" ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اگر تم سعادت مندوں کا عیش، شہداء کی
موت اور یوم حشر سے نجات اور قیامت کی گرمی اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو قرآن کا درس دیا کرو
کیونکہ وہ رحمان کا کلام ہے اور میزان میں رجحان ہے۔" (ترغیب)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ
لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝٣٣ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ
رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝٣٤ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا
فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝٣٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ
لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ
نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝٣٦ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ
النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝٣٧ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٣٨

(ان لوگوں کے لئے) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی
پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی ۝ وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا
بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدردان ہے ۝ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر
میں اتارا یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہی ہوگی ۝ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان
کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ نہ انہیں موت آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ان کا عذاب ہی ان سے ہلکا
کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۝ وہ اس میں چلائیں گے کہ اے پروردگار
ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر
نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب مزے
چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ۝ بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں
کا جاننے والا ہے۔ وہ تو دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے ۝ (۳۵/۳۳ تا ۳۸) * ت: ع:

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کے متعلق بتایا جا رہا ہے جنہیں رب العالمین کی اتاری ہوئی کتاب
کا وارث بنایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان کا ٹھکانہ سدا بہار باغات ہوں گے جہاں انہیں سونے کے
کنگن اور موتیوں کے ہار پہنائے جائیں گے۔ مزید برآں وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا جس کا پہننا

دنیا میں ان کے لئے ممنوع تھا۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ انہیں یہ لباس بھی عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل جنت کے زیورات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں سونے چاندی کے ایسے کنگن پہنائے جائیں گے جن میں موتیوں کا جڑاؤ کیا ہوگا اور ان پر بادشاہوں جیسے موتی اور یاقوت سے مرصع تاج ہوں گے وہ بے ریش اور سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے" وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے

۳۴۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم سے خوف کو زائل کیا اور دنیا و آخرت کے ان غموں اور پریشانیوں سے ہمیں راحت اور نجات بخشی جن کا ہمیں اندیشہ رہتا تھا۔

۳۵۔ (وہ مزید کہیں گے) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنے فضل و احسان سے یہ اعلیٰ مقام اور ابدی ٹھکانا عطا فرمایا ورنہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہ تھے * اس میں نہ انہیں محنت و مشقت کا سامنا ہوگا اور نہ تھکاوٹ و درماندگی۔ چونکہ دنیا میں یہ سعادت مند عبادت میں مشغول رہ کر خود کو تھکاتے رہے اس لئے جنت میں یہ تکلیف نہیں رہے گی بلکہ ابدی راحت حاصل ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر)

۳۶۔ کفار کو جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ اس وقت وہ تمنا کریں گے کاش موت ہی آ جاتی اور اس عذاب سے ہماری جان چھوٹتی لیکن نہ انہیں موت آئے گی اور نہ عذاب میں تخفیف ہوگی۔ ہمیشہ اسی طرح اپنے کفر اور ناشکری کی سزا جھیلتے رہیں گے۔

۳۷۔ دوزخی جہنم میں رونا اور چلانا شروع کریں گے اور یا دوزخ سے نکالے جانے کی درخواست کریں گے اور وعدہ کریں گے کہ ایک بار ہمیں موقع مل گیا تو ہم عمر بھر نیک کام ہی کرتے رہیں گے انہیں کہا جائے گا کہ اب ایسی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر تم دنیا میں پل بھر کے لئے جاتے اور پھر وہاں سے رخصت کر دیے جاتے تو تم یہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ اے ہمارے خداوندا! ہم دنیا میں گئے ضرور لیکن پل بھر کے لئے نہ ہمیں کچھ سوچنے کا موقع ملا نہ سمجھنے کا۔ نہ کوئی ہمیں سمجھانے آیا اور نہ کسی نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش کی۔ اس لئے ہم معذور تھے

خطا کار ضرور ہیں لیکن ہماری مجبوری و معذوری بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ اسے گنہگارو تم جانتے ہو رب نہیں ہوا۔ طرح طرح دراز تک تم دنیا میں رہے۔ تمہیں سوچنے اور سمجھنے کے لئے لمبی مہلت دی گئی ہمارے نبیوں نے خوب جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر تمہیں خواب غفلت سے بیدار کیا لیکن تم نے کسی موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اب تمہارا رونا چلانا بے سود ہے تمہیں اچھی طرح آزمالیا گیا ہے اب دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہیں (ضیاء القرآن)

۳۸۔ بلاشبہ اللہ ہی آسمانوں کی اور زمین کی چھپی چیزوں کو جاننے والا ہے کوئی شک نہیں کہ وہ دلوں کی باتوں سے (بھی) خوب واقف ہے * جب وہ آسمانوں کی اور زمین کی تمام چھپی باتوں کو جاننے والا ہے تو لوگوں کے حالات اس سے کیسے پوشیدہ رہ سکتے ہیں وہ تو دلوں کے اندر کے پوشیدہ خیالات سے بھی بخوبی واقف ہے پھر لوگوں کے (بیرونی) احوال سے کس طرح لاعلم رہ سکتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ عَدْنٍ : رہنا بسنا، کسی جگہ مقیم رہنا۔ جنت عدن کے معنی ہیں رہنے بسنے کے باغ یعنی وہ جنتیں کہ جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا ○ أَسَاوِرَ : کنگن پہنچیاں ○ ذَهَبٍ : سونا، زر ○ لُؤْلُؤًا : موتی ○ حَرِيرٌ : ریشم ○ نَصَبٌ : تھکان، مشقت ○ لُغُوبٌ : کمزور، تھکنا ○ يَصْطَرِخُونَ : وہ چیخیں گے چلائیں گے ○ نُعَمِّرْ : کیا ہم نے تم کو عمر نہیں دی تھی ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ بہشت کا داخلہ کسی استحقاق پر نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم پر ہے ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنت کے زیورات کا ذکر کرتے ہوئے) نے فرمایا کہ "انہیں سونے چاندی کے ایسے کنگن پہنائے جائیں گے جن میں موتیوں کا جڑاؤ ہوگا اور ان پر بادشاہوں جیسے موتی اور یاقوت سے مرصع تاج ہوں گے ○ تمام محامد اللہ تعالیٰ کے ہیں وہ جملہ اوصاف کمالیہ کو محیط اور تمام قدرتوں کا مالک ہے ○ اعمال کی قبولیت کا دارومدار ایمان پر ہے ○ حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان چالیس سال کو پہنچتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کھیتی کے کاٹنے کا وقت قریب آگیا جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو کہتا ہے دیکھا جائے جو تم نے عمل کئے جب ستر سال کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے حساب کے لئے آؤ ○ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بال سفید ہوئے تو عرض کی یا الٰہ العلمین! یہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ دنیا کا وقار اور آخرت کا نور ہے عرض کی اے میرے پروردگار! اس نور اور وقار میں اضافہ فرما۔

(ر۔ب)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ ۳۹ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰي بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ
اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ۴۰ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا جانشین کیا تو جو کفر کرے اس کا کفر اسی پر پڑے اور کافروں کو ان کا کفر ان کے رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ۝ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے ۝ (۳۵/ ۳۹ تا ۴۱ ٭ ت : ک)

۳۹۔ کفر و سرکشی کا جو وتیرہ ان کفار نے اختیار کر رکھا ہے اس سے ان کو کچھ نہ ہوگا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی آتش غضب ان پر اور بھڑکے گی اور زندگی کی اس بازی میں وہ شکست پر شکست کھاتے چلے جائیں گے اور ان کا کاروبار حیات گھاٹے اور خسارے میں ہوگا۔

۴۰۔ "آپ فرمایئے کیا تم نے دیکھے ہیں اپنے شریک جنہیں تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا" تم جن کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ان کے کمالات و حالات سے ہم تو بالکل بے خبر ہیں، لیکن تمہیں تو ان کے حالات و کمالات پوری طرح معلوم ہوں گے۔ ذرا ہمارے ان شکوک کا ازالہ تو کرو تاکہ ہم بھی تمہارے موقف کی معقولیت کا اعتراف کرنے لگیں۔ اگر تمہارے خداؤں نے زمین کا کوئی گوشہ کوئی پہاڑ عظیم، یا کوئی چھوٹا سا جزیرہ ہی بنایا ہو تو بتاؤ ہم بھی جا کر اسے دیکھیں

تو اگر انہوں نے آسمانوں کی تخلیق میں کوئی اہم حصہ لیا ہو، کوئی مشورہ دیا ہو، کوئی نقشہ پیش کیا ہو اور کچھ نہیں تو کوئی چھوٹا سا ستارہ ہی اس آسمان کی چھت میں آویزاں کیا ہو وہی ہمیں دکھا دو۔ اور اگر نہ زمین کے کسی گوشے کے وہ خالق ہیں اور نہ آسمان کی تخلیق میں ان کا کوئی حصہ ہے اور تم بھی اس کو تسلیم کرتے ہو، تو پھر ہمیں بتاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کسی کتاب میں اپنے شرک کی کوئی دلیل دکھا دو۔ اور اگر تمہارے پاس کچھ بھی نہیں تو پھر صرف دھاندلی سے کیوں باز نہیں آتے ہو اور ایک دوسرے کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے جھوٹے وعدے کیوں کرتے ہو۔ (ضیاء القرآن)

۴۱۔ اللہ ہی اپنی بالقدرت سے آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے اور اگر وہ ٹل جائیں یا اپنی جگہ سے ہل جائیں تو پھر کون ان کو قائم کر سکتا ہے وہ حلیم ہے تمہاری ان باتوں پر صبر و برداشت کرتا ہے اور تمہاری سب بیہودہ باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

لغوی اشارے ⊙ خَلٰٓئِفَ : جمع، واحد خلیفۃ۔ جانشین، قائم مقام، نائب ⊙ مَقْتًا : یہ سبب بغض ہوا ہے یعنی تمہاری یہ حرکت اللہ کی دشمنی اور شدت بغض کا سبب بنی ہے ⊙ یَزِیْدُ : وہ بڑھاتا ہے، وہ بڑھا رہا ہے، وہ علاوہ دیتا ہے ⊙ یُمْسِکُ : وہ تھامے ہوئے ہے ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی زمین کا خلیفہ بنا کر اس کے تصرف کی چابیاں تمہارے سپرد فرمائیں ⊙ کفر کا وبال اور سزا کفر کرنے والے کو ہوگی ⊙ کفر غضب الٰہی کو بڑھانے کا سبب ہے ⊙ فاعل حقیقی و مستقل اللہ تعالیٰ ہے ⊙ ۴۱ ویں آیت ان اللہ یمسک ... الخ اسیری سے رہائی، تحفظ حمل کے لئے اور بیماریوں مثلاً دست قے وغیرہ روکنے کے لئے ۷ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ کر دعا کریں ان شاء اللہ تعالیٰ مقصود پورا ہوگا۔

2500

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ
اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ٤٢ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تَحْوِيْلًا ٤٣ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ
فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ٤٤ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ
النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ٤٥ ع

اور وہ اللہ کی بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی بھی ڈر سنانے والا آیا تو ضرور ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا آیا تو اس سے ان کی اور بھی نفرت بڑھ گئی ٥ کہ ملک میں سرکشی اور بری بری تدبیریں کرنے لگ گئے اور بری تدبیر کا تدبیر کرنے والے ہی پر الٹ پڑا کرتی ہے پھر کیا وہ اس (برتاؤ) کے منتظر ہیں جو پہلے لوگوں سے برتا گیا ہے خدا کے برتاؤ میں کبھی بھی تغیر نہ پاؤ گے اور آپ اللہ کے دستور میں کبھی بھی رد و بدل نہ پائیں گے ٥ کیا وہ ملک میں پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے بھی بڑھ کر قوت والے تھے اور اللہ کچھ ایسا بھی نہیں کہ اس کو آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز ہرا سکے کیوں کہ وہ خبردار قوت والا ہے ٥ اور اگر اللہ ان کو ان کے کرتوتوں پر پکڑتا تو روئے زمین پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے پھر جب ان کا وقت آجائے گا تو اللہ کی نظروں میں اس کا ہر ایک بندہ ہے (ہر ایک کے عمل کے موافق برتاؤ کرے گا)

(٣٥/٤٢ تا ٤٥ *ت: ح)

٤٢ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جب کفار مکہ کے سامنے ان قوموں کے حالات بیان کیے جاتے جنھوں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا، سرکشی اور عصیان کوشی میں لگن رہے

جس کے نتیجے میں خدا کا عذاب ان پر نازل ہوا اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ یہ حالات سن کر وہ ان تباہ ہونے والی قوموں پر بڑا لعن طعن کرتے اور کہتے کہ وہ لوگ بڑے بدبخت اور بدسرشت تھے کہ انہوں نے اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق بنا لیا۔ وہ قسمیں اٹھاتے اور سادہ سی قسم نہیں بلکہ انتہائی سخت قسم کی قسمیں کھا کر کہتے کہ اگر ہمارے پاس کوئی نبی آیا تو ہم اس کی پیروی کریں گے اور راہ راست پر یوں ثابت قدمی سے گامزن رہیں گے کہ گزشتہ زمانے میں جن قوموں نے ہدایت قبول کی ان سے بھی بازی لے جائیں گے اور کوئی قوم راست روی اور ثابت قدمی میں ہماری ہمسر نہ ہوگی * اور جب وہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزم امکاں میں رونق بخش ہوا اور اس کی طلعت زیبا سے ہدایت کے انوار تاریکیوں کو شکست پر شکست دینے لگے تو یہ کور باطن جو پہلے لمبے چوڑے دعوے کیا کرتے تھے انہوں نے (خود ہی) مخالفت شروع کر دی اور دن بدن ان کے عناد اور ان کی نفرت میں اضافہ ہونے لگا وہ اپنی قسمیں بھول گئے انہیں یاد بھی نہ رہا کہ کل وہ حلفیہ طور پر کیا کہتے تھے اور آج وہ کیا گل کھلا رہے ہیں اور اپنے عہد و پیمان کو توڑ رہے ہیں۔

۴۳۔ جب وہ نذیر تشریف لایا تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے بجائے وہ اس سے نفرت کرنے لگے۔ اس کی آمد کے بعد ان کے غرور و سرکشی میں اضافہ ہوتا گیا اور انہوں نے اس کے خلاف بڑھ چڑھ کر گھناونی سازشیں شروع کر دیں * حاق یحیق کا معنی ہے احاطہ کرنا۔ چاروں طرف سے گھیر لینا یعنی وہ سازشیں تو اسلام کے خلاف کرتے تھے لیکن اس سازش کا وبال خود ان پر پڑتا تھا۔ جو حیلہ کیا اسی کی کمائی۔ اسلام کے خلاف ہر منصوبہ خاک میں مل گیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا بھلا کہتے اور طرح طرح کے بہتان لگا کر بدنام کرنے کی سازشیں کوششیں کرتے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی شان کو اور زیادہ بلند کرتا حضور کی عظمت کا ڈنکا دور دور تک بجنے لگا غرضیکہ جو تدبیر بھی کی الٹی پڑی * کفار بار بار ٹھوکریں کھانے کے باوجود نہیں سنبھلے اور اپنی خسیس حرکتوں سے باز نہ آئے۔ کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان پر بھی ایسا عذاب نازل ہو جو ان سے پہلے گزری ہوئی سرکش قوموں پر نازل ہوا تھا۔ اگر ان کی

میں مضمر ہے تو یوں کہا جائے گی کہ نافرمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا برتاؤ ایسا ہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ (ضیاء القرآن)

۴۴ ۔ کیا ان لوگوں نے گزشتہ کافروں کے نشانات نہیں دیکھے اور کیا یہ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ گزشتہ لوگوں کا برا انجام ان کو نظر آتا۔ مطلب یہ کہ شام عراق اور یمن کو آتے جاتے ہیں انھوں نے گزشتہ کافروں کے کھنڈر دیکھے ہیں وہ مکہ والوں کے باشندوں سے زیادہ قوت والے تھے اس کے باوجود ان کو تباہ کر دیا گیا ان کی قوت ان کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکی پھر مکہ والے ان سے عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے ۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے (یعنی اس کی گرفت سے چھوٹ جائے اور اس سے آگے بڑھ جائے) نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں کیوں کہ وہ بڑے علم والا اور بڑی قدرت والا ہے یعنی تمام چیزوں کو اور ان کے استحقاق کو جاننے والا ہے اور جیسا چاہے ویسا کرنے پر قدرت رکھنے والا ہے ۔ آیات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ کافروں کی جڑ اکھاڑ دینے کا اللہ کا مقررہ ضابطہ ہے اور یہ ضابطہ ناقابل تغیر ہے اسی ضابطہ کے مطابق گزشتہ کافروں کو تباہ کر دیا گیا باوجودیکہ وہ بڑے طاقتور تھے مگر ان کی قوت ان کو فائدہ نہ پہنچا سکی ۔

۴۵ ۔ اور اگر اللہ (ان) لوگوں کی (فوری) گرفت ان کے اعمال پر کرتا تو زمین پر کسی شخص کو نہ چھوڑتا لیکن اللہ ایک معین میعاد (یعنی قیامت) تک ان کو مہلت دے رہا ہے یا یہ مطلب کہ ان کافروں کی بد اعمالی کی نحوست سب زندہ جانوروں پر پڑتی اور اللہ سب کو تباہ کر دیتا ۔ پھر جب ان کی وہ میعاد آ جائے گی اس وقت اللہ اپنے بندوں کو خود دیکھ لے گا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا عباد سے مراد تمام بندے ہیں اطاعت گزار ہوں یا نافرمان ۔ اللہ سب کے احوال دیکھ رہا ہے یعنی سب کو ان کے اعمال کے موافق سزا جزا دے گا ۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ جَهْدَ : تاکید ، پوری کوشش ، طاقت ، مشقت ۞ زَادَهُمْ : اس نے ان کو زیادہ دیا ، بڑھایا ۞ نُفُوْر : بھاگنا ، دور ہونا ، حق سے دور ہونا ۞ يَحِيْقُ : نہیں گھیرتا ، نہیں پڑتا ۔

تفہیمی خلاصہ ○ اہل جاہلیت اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے تو اسے جہد الیمین (پکی قسم) سے تعبیر کرتے تھے ⊖ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے پیدا فرمایا ہے تو اسے ضروری ہے کہ مٹی کی طرح عاجزی کرے ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ "ا کا غرور نہ مکر کرو نہ مکر کرنے والے کی مدد کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نہ بغاوت کرو نہ بغاوت کرنے والے باغی کی مدد کرو" ایک اور حدیث شریف میں ہے "اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم" ظالم کی مدد کا مطلب یہ ہے کہ اس کی یوں مدد کرو کہ اسے شیطان کے وسوسہ سے بچاؤ کیونکہ وہ اس سے ظلم میں مبتلا ہوتا ہے ⊖ فرمایا "مکر اور دھوکہ کرنے والے دوزخ میں ہیں ⊖ اللہ کے ولی کو کبھی خسارہ نہیں ہوتا اور عدو اللہ کبھی نفع نہیں پاتا ⊖ اللہ تعالیٰ کو عفو و احسان محبوب ہے ⊖ اخذ و انتقام کا مقصد برائیوں سے بچانا ہے ⊖ اللہ کی رحمت غضب پر سبقت کرتی ہے ⊖ ذو احسان موقعہ و محل پر ہو وہ احسن ہے ⊖ حقائق آگاہ حضرات کہتے ہیں کہ حیوانات انسان کے گناہ سے تباہ نہیں ہوتے چونکہ ان کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو جب مخدوم (اپنے گناہوں کے باعث تباہ ہو گیا) پھر خدمت کس کی۔ اس لئے انہیں بھی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ (رب)